السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مکرمی حافظ صاحب !السلام علیکم ورحمۃ اللہ، امابعد!میری طرف سے دو سوالات پر مشتمل ایک رجسٹری آپ کو ملی ہوگی، اس میں سوال نمبر ۲ میں غالباًیہ شق میں نے نہیں لکھی کہ جس خطیب صاحب نے تراویح کے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔ وہ پورا سوال اس طرح ہے کہ نمازِ تراویح باجماعت بدعت ہے اوریہ نماز عشاء سے متصل نہیں بلکہ رات کے آخری حصہ میںباجماعت ادا کی جائے۔ اس طرح کے مسائل کی وجہ سے مسجد اہلِ حدیث میں ہر روز جھگڑے ہورہے ہیں۔ ہماری مسجد سے تقریباً متصل اہل بِدعت کی مسجد ہے جذباتی نوجوانوں کو ذرا احساس نہیں کہ خطیب اورہماری ان حرکات سے جماعتی وقار مجروح ہورہا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

نمازِ تراویح باجماعت پڑھنا بدعت نہیں، یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چار راتوں تک اس کی جماعت کروائی تھی۔ پھر محض اس وجہ سے جماعت ترک کی کہ کہیں فرض نہ ہو جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جب یہ خدشہ زائل ہوگیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس نیک کام کو دوبارہ شروع کردیا۔ عشاء کے بعد کسی وقت بھی ''قیام اللیل'' ہوسکتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت اس امر پر واضح دلیل ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگو ں کی سہولت کے پیشِ نظر اس کو رات کے پہلے حصہ میں مقرر کردیا۔ یہ کوئی بدعت کا کام نہیں۔ جملہ مسائل کی تفصیل کےلیے ملاحظہ ہو(کتاب قیام اللیل) از امام محمد بن نصر مروزی۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ : صفحہ:719

محدث فتویٰ